

ذکرِ احباب و دعائے احباب

تصنیف لطیف :-

اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا



ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

تیرے رُخسارِ تری رضا ہو اس سے غضب تھرتے ہیں
 بلکہ رضا کے شاگردوں کا نام یہ گہراتے یہ ہیں
 حَامِدٌ حَقِیْ اَنَا مِنْ حَامِدٍ حمد سے حمد کھاتے یہ ہیں

۱۔ مصنف علام اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کے حالات کے لیے
 دیباچہ کتاب ملاحظہ فرمائیں۔

۲۔ حضرت مولانا مولوی محمد عابد رضا خاں قادری برکاتی نوری رحمۃ اللہ علیہ خلیف اکبر و
 خلیفہ اعلیٰ حضرت مجدد مائتہ حاضرہ ربیع الاول ۱۲۹۲ھ بریلی میں پیدا ہوئے۔ اسم گرامی محمد عرف عابد رضا
 اور خطاب حمزہ الاسلام تھا۔ درسیات کی تکمیل والد ماجد نے کی۔ اور فارغ التحصیل علوم مروجہ اور حدیث و
 تفسیر میں سند فضیلت حاصل کی۔ ایک بلند پایہ خطیب۔ شعلہ بیان مقرر اور معروف مدرس علوم دینیہ کی
 حیثیت سے شہرت پائی تفسیر و حدیث کی تدیس میں خصوصیت سے مشہور تھے تفسیر بیضاوی کے درس میں اپنا ثانی نہیں
 رکھتے تھے۔ عربی ادب اور فارسی و اردو، عربی نظم و نثر میں کمال حاصل کیا مجلس گفتگو میں فصاحت و فصاحت
 اہل مجلس کے ذوق کا سامان تھے۔ ۱۳۴۲ھ میں حج کے لیے گئے۔ تو وہاں اسکے معروف
 عربی دان حضرت سید حسین و باغ اور سید محمد مالکی ترکی نے آپ کی قابلیت کو خراج تحسین پیش کرتے
 ہوئے اعتراف کیا۔ کہ ہم نے ہندوستان کے اکثاف و اطراف میں عجم الاسلام جیسا فصیح و بلیغ و دررا
 نہیں دیکھا جسے عربی زبان میں اتنا عبور ہو۔

حضرت مخدوم شاہ ابراہیم احمد نوری ملوی قدس سرہ سے بیعت ہوئے۔ اور خزانہ خلافت
 حاصل کیا۔ والد محترم اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے بھی دستار فضیلت اور اجازت و خلافت حاصل کی۔
 تصوف کے سلسلہ قادریہ کے تمام مراحل کو طے کیا اور عارف باللہ مشہور ہوئے۔ نظریاتی اور اعتقادی
 میدان میں ایک مناظر کی حیثیت سے برغیر کے تمام بدعتیہ و معاندین کا تعاقب کیا۔ مولوی
 اشرف علی تھانوی کو بار بار مناظرہ کے لیے لٹکارا لیکن وہ کبھی سامنا کرنے نہ پائے۔ نتیجہ اگلے صفحہ پر

عبدالسلام سلامت جس سے سخت آفات میں آتے یہی

بڑے منہ گذشتہ وفات ایک سال پہلے اپنی رحلت کے حالات و کوالیف بیان فرمانے لگے۔ کیفیت وصال بیان کرتے فرمایا کرتے تھے۔ زبان ذکر مملوہ و سلام رسول اللہ میں مشغول ہوگی۔ روح قرب وصال کے چمکتے ہوئے کیف و سرور کے جام سے محفوظ ہوگی۔

حضور روضہ ہوا جو عارف تو اپنی سچ و سچ یہ ہوگی حامد

خجندہ مرید آنکھ لب پر میرے درود و سلام ہوگا

۱۷ جمادی الاول ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۳ مئی ۱۹۰۵ء نماز کے دوران عالم تشہد میں

کہتے ہیں وصال ہوا۔ تعانیف یادگار۔ نعتیہ دیوان۔ انصارم الزبانی علی اربعین
التعادیانی۔ مجموعہ فتاویٰ۔ سداقرار۔ ملاحلال پر حاشیہ۔ ترجمہ الدولۃ المکیہ۔ ترجمہ حسام المبین
(استدراک۔ تذکرہ علماء اہلسنت مولانا محمود احمد قادری کاسپور۔ رضائے مصطفیٰ اگر جزوالہ
جولائی ۱۹۷۲ء)۔

۱۔ حامی الحسن جناب مولانا مولوی محمد عبدالسلام جبل پوری قادری برکاتی رضوی اعلمت
کے نامور خلفاء میں شمار ہوتے ہیں۔ اعلمت نے آپ کو ”عبیدالسلام“ خطاب کیا۔ والد شاہ
عبدالمکریم دکن حیدرآباد میں قیام پذیر تھے۔ آپ وہاں ہی پیدا ہوئے۔ ”گشتہ عبدالسلام“ مرذکورہ
ولادت ہے۔ تین برس کے تھے کہ آپ کے والد حیدرآباد دکن سے جیلپور آگئے۔ آپ نے یہاں ہی
حفظ قرآن اور تحصیل علوم مروجہ میں تکمیل کی۔ ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ابتدائی دور کے رکن تھے۔
۱۳۱۲ھ میں ندوۃ العلماء کی خصوصی مجلس کے رکن اعلیٰ تھے۔ ندوہ میں اعتزال آگیا۔ تو آپ نے اپنے
والد گرامی کے حکم سے ۱۳۱۳ھ میں بریلی کے اجلاس کے دوران اعلمت کی مجلس میں حاضری دی۔
اعلمت کی علمی کشش نے آپ کو ندوہ کی مجالس سے کینچ لیا اور پھر آپ وہاں کے ہی ہو کر رہ
گئے۔ اسباق حدیث کو اعلمت سے از سر نو پڑھا۔ مولانا حامد رضا خاں قدس سرہ کے ہم سبق
تھے۔ دستار فضیلت اور خلافت امام اہلسنت سے حاصل کیں۔

اعلمت بریلوی آپ پر خصوصیت سے نظر شفقت فرماتے۔ اور آپ کی خدمات دینیہ کو
بقیہ اگلے صفحہ پر

میرے ظفر کو اپنی ظفروں سے شکستیں کھاتے ہیں

عاشیہ صوفیہ گزشتہ، غزنیہ طور پر بیان فرماتے تھے اعلیٰ حضرت آپ کی وصیت پر دواہ کے لیے جبل پور رہے۔ اور ان کے لوگوں کو علی دوت سے مالا مل گیا۔ اعلیٰ حضرت فرمایا کرتے تھے۔ عبد السلام سی پ کا طلب ہے کہ ۱۸ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۳ فروری ۱۹۵۳ء کو آپ کا وصال ہوا۔ اور مولانا دار السلام جبل پور میں دفن ہوئے۔ آپ کے تاسو فرزند مولانا عبداللہ بنی بربان الحق خلیفہ اعلیٰ حضرت اپنے وقت کے مشہور عالم دین ہیں۔ (استدراک تذکرہ علماء اہلسنت۔ مولانا محمد محمود احمد قادری کانپور)۔

۱۔ حضرت مولانا عبداللہ بنی بربان اعلیٰ حضرت کے خلیفہ، رفیق کار اور سچے بالین تھے۔ تاریخی نام غلام حیدر والد المعتم کا اسم گرامی عبدالزاق تھا۔ ۱۳ محرم الحرام ۱۳۰۳ھ کو موضع میجرہ ضلع غلیم آباد پٹنہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی درسیات والد المعتم سے پڑھیں۔ دس سال کے عمر میں مدرسہ غزنیہ خفیہ میں مولانا حسین الدین اشرف، مولانا عبداللہ اشرف اور مولانا حسین الدین انیس سے علوم مروجہ حاصل کیے۔ ۱۳۲۲ھ میں مدرسہ خفیہ پٹنہ میں شاہ وحی احمد محدث سودقی کے درس میں شریک ہوئے۔ ۱۳۲۷ھ میں مولانا احمد حسن کانپوری سے منطق پڑھی۔ قاضی عبدالزاق کانپوری سے بعض علوم حاصل کیے۔ پہلی بیعت میں حضرت محدث سودقی سے استفادہ کیا پھر بریلی میں اگر تکمیل تفسیر و حدیث کی۔

آپ بریلی کے مدرسہ "منظر اسلام" کے بانیوں میں سے تھے۔ اعلیٰ حضرت نے دو شاگردوں مولانا عبداللہ بنی بربان اور مولانا عبدالرشید غلیم آبادی کی تدریس سے مدرسہ کا آغاز فرمایا۔ بخاری شریف، اقلیدس تشریح، تفریح اقلک، شرح چغتائی، علم توقیت جغرافیہ اعلیٰ حضرت سے خصوصیت سے حاصل کیے۔ ۱۳۲۹ھ میں دستار فضیلت حاصل کی۔ ۱۳۲۹ھ میں مدرسہ منظر اسلام بریلی میں مدرس ہوئے۔ پھر شملہ میں خلیفہ اعلیٰ بنے۔ مدرسہ خفیہ آرمہ میں صدر مدرس ہوئے۔ ۱۹۱۳ء میں دارالعلوم جامع شمس الہدیٰ کے مدرس اول بنے۔ تقسیم ملک کے بعد ۱۹۴۸ء میں جامعہ گورنمنٹ نے لے لیا تو آپ جامعہ کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۰ء میں سبکدوش ہوئے اور ظفر منزل شاہ گنج پٹنہ میں مقیم ہوئے۔

بقیہ اگلے صفحہ پر

میرا امجدہ مجدد کا پکاؤ اس سے بہت کچیا تہیں

بقیہ عائشہ منورہ شہداء حضرت شاہ حسین سجادہ نشین تکیہ حضرت شاہ رکن الدین عشق پٹنہ کی استدعا پر
۲۱ سوال اکرم ۱۳۴۲ھ کو کٹیاریں جامعہ لطیفہ بکرا العلوم کی بنیاد رکھی۔ ۱۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۲ھ
مطابق ۱۸ نومبر ۱۹۶۲ء بوقت سحر راہی ملک بقا ہوئے۔

آپ علماء اہلسنت کے مایہ ناز مدرس، منتظم، معنف، مورخ، تذکرہ نگار اور اعتقاد
اور نظریاتی مسائل کے حل کرنے میں یگانہ روزگار تھے۔ ملک اسلام کا لقب آپ کو زیب دیتا تھا۔ آپ
امام اہلسنت کے خلیفہ خاص تھے اور آپ کے علمی اور روحانی فیضان کے ترجمان تھے۔ مندرجہ ذیل
تصانیف آپ کی ہیں۔

- (۱) جامع الرضوی شرح صحیح بخاری چھ جلدات۔ (۲) جواز عرس (۳) حیات اعلیٰ حضرت چار جلدات۔
- (۴) تنویر الراج فی ذکر المعراج (۵) ترجمہ حسان الخرات (۶) اصناف کی موبہ حدیثوں کا مجموعہ۔
- (۷) اعلیٰ حضرت کی تصانیف کا مجموعہ (تانیف الامجدہ)۔ ان مطبوعات کے علاوہ ابھی آپ کی تالیفات کا قطی
ذخیرہ آپ کے صاحبزادے بر فیئر ڈاکٹر حقار الدین احمد آرزو صد شہر اردو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کیس محفوظ ہے۔
- حکیم ابوالاعلام مولانا محمد امجد علی اعظمی قادری برکاتی رضوی معنف بہار شریعت اعلیٰ حضرت
عظیم المرتب کے خلیفہ خاص اور مدرس اہل سنت و جماعت کے مدرس اور مطبع اہل سنت و جماعت
بریلی کے ناظم اعلیٰ گھوڑی ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔ والد مکرم مولانا حکیم جمال الدین بن مولانا خدابخش
بن مولانا خیر الدین تھے۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے ”صدر الشریعہ کا خطاب عطا فرمایا۔ ابتدائی کتابیں
اپنے والد اور بھائی محمد صدیقی سے پڑھیں۔ مدرسہ خفیہ جو پور میں مولانا ہدایت اللہ خاں سے استفادہ کیا۔
شاہ وصی الدین سورتی کے مدرس میں داخل ہوئے۔ اور ۱۳۲۳ھ میں سند فراغت حاصل کی۔ ۱۳۲۲ء میں
حکیم عبدالولی کنہوی سے طب پڑھی۔ اور پھر ۱۳۲۴ء تک حضرت محدث سورتی کے مدرسہ میں مدرس رہے۔
اعلیٰ حضرت بریلوی کو اپنے مدرسہ کے لیے ایک قابل مدرس کی ضرورت پڑی۔ تو حضرت محدث سورتی
نے آپ کا نام پیش کیا۔ آپ بریلی پہنچے۔ دارالعلوم منظر اسلام میں درس مقرر ہوئے۔ آپ کی قابلیت
اور حسن انتظام کو اعلیٰ حضرت نے بڑی تدریکی نگاہ سے دیکھا اور دارالعلوم کا سارا انتظام آپ کے حوالے
بقیہ اگلے صفحہ

میرے نعیم الدین کو نعمت اس سے بلا میں سماتے ہیں

بقیہ حاشیہ سفر گزشتہ کر دیا۔ آپ اعظمیت کے مرید بنے۔ پھر تعلیم بنے۔
 بڑھیر کے مختلف مدارس دینیہ میں تعلیم دی۔ ۱۳۶۷ھ میں حج بیت اللہ کو روانہ ہوئے اور
 مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا بریلوی کے ساتھ بمبئی پہنچے مگر طویل قیام نہ کیا۔ ۱۳۶۷ھ بمطابق
 ۱۲ ستمبر ۱۹۴۷ء واصل ہوئے۔ گھوڑی اعظم گدھ میں اسرارِ حق فرما رہے تھے
 اِنِّ الْمُسْلِمِينَ فِي حَبْطِ وَعْظِيُونِ

علمی یادگار میں بہادر شریعت حنفی فقہ کا انسائیکلو پیڈیا ہے۔ سیکڑوں ایڈیشن چھپ کر پاک و
 ہند کے مسلمانوں کی رہنمائی کر چکے ہیں۔ حاشیہ شرح معانی الآثار۔ مجموعہ فتاویٰ اور دیگر کئی کتابیں
 اہل علم کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ معروف شاگردوں میں سے مولانا رفاقت حسین مولانا سرور احمد لاہوری
 مافتہ عبدالعزیز مبارک پوری۔ شاہ محمد حبیب الرحمان۔ مولانا قاضی شمس الدین جوہر پوری۔ مولانا شمس الدین
 مفتی اعجاز ولی خاں مولانا غلام جیلانی میرٹھی۔ مولانا غلام یزدانی مولانا تقدس علی خاں اور آپ کے فرزند امجد علامہ
 عبدالمصطفیٰ ازہری ایم۔ ای۔ اے کے اسمائے گرامی دنیا سے نیست ہیں آفتاب و مانتاب بن کر چکے۔ بریلی کا کتب خانہ
 آپ کی مساعی جمید سے چمکا پھولا۔ اور آپ نے علمی رنگ دے کر اسے ادبی ثریا تک پہنچا دیا۔

رابعہ حضرت مولانا مافتہ محمد نعیم الدین مراد آبادی چشتی اشرفی قادری برکات امام اہلسنت بریلوی
 رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اعظم تھے۔ والد ماجد کا اسم گرامی سید محمد معین الدین التملص بہ نسبت (م ۱۳۲۹)
 تھا۔ جد امجد مولانا سید محمد امین الدین راسخ بن مولانا سید محمد کریم الدین آرزو تھے۔ آپ ۷۱ سفر شہداء
 یکم جنوری ۱۹۸۳ء بروز پیر پیدا ہوئے۔ تاریخی نام "غلام مصطفیٰ" تھا۔ حفظ قرآن اور ابتدائی کتابوں کی
 تعلیم کے بعد مولانا شاہ فضل احمد سے استفادہ کیا۔ اور دارالعلوم اودھ میں مولانا سید گل محمد رحمۃ اللہ علیہ
 سے دودھ حدیث کی تکمیل کی۔ اور ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۹۱۲ء کو دستارِ فیض حاصل کی۔

مسلمہ قادریہ میں اپنے استاد کرم سید گل محمد سے بیعت ہوئے۔ اعظمیت بریلوی سے خلافت حاصل
 کی۔ آپ اعظمیت کی علمیت اور نظرِ باطنی برتری کو بہ دیکھے قدر کی نگاہ سے دیکھتے۔ اور آپ کے حوالین کا
 مسکت جواب دیتے۔ اعظمیت نے اپنے اس عقیدت مند کو بریلی میں طلب کیا۔ اور زندگی بھر اپنا رفیق و کار
 نعیم کے مطر

احمد و اشرف محدثین نے اس سے ذلت پاتے یہ ہیں

بقیہ حاشیہ مرقومہ
بناتے رکھا۔ آپ نے ۱۳۲۵ھ میں مراد آباد میں مدرسہ اہلسنت و جماعت کی بنیاد رکھی۔ ۱۳۵۲ھ میں اس مدرسہ کی وسعت کے ساتھ جامعہ نعیمیہ نام رکھا گیا۔ یہ دارالعلوم ہندوستان بھارت میں تکمیل علوم دینیہ کی ایک اعلیٰ درس گاہ تھا۔ اسی دارالعلوم کے فارغ طلباء اگے چل کر برصغیر میں دینی مدارس کے بانی اور تفسیم بنے۔ مولانا ابوالحسنات قادریؒ، مولانا ابوالبرکات شیخ الحدیث مرکزی حزب الاحناف لاہور، مفتی محمد عمر نعیمیؒ دارالعلوم امجدیہ کراچی، حکیم الامت مفتی احمد یار خاں گجرات، پیر محمد کرم شاہ صاحب دارالعلوم نعیمیہ پیرہ شریف، فقیہ اعظم مولانا محمد نور الدین نعیمی پوری، مفتی غلام محسن الدین نعیمی (سولہ اعظم) مفتی محمد حسین نعیمی جامعہ نعیمیہ لاہور، مولانا غلام محمد نور الدین گانگولی، آپ ہی کے گلستانِ نعیمیہ کی بہار ہیں۔

آپ شاعر، معنف، مدرس، مہتمم اور مناظر کی حیثیت سے معروف ہوئے۔ عیسائی، آریہ روافض، خولرج، قادیانی اور غیر متعلقین کے مناظرین کو کئی بار شکست دی۔ آپ ملک کے سیاسی اور دینی مسائل میں عملی حصہ لیتے۔ ہر تحریک میں پیش پیش ہوتے۔ ماہ نامہ سواد اعظم مراد آباد ایک درجہ تک جاری رکھا۔ نظر بہ پاکستان اور قیام پاکستان کے لیے دن رات کوشاں رہے۔ آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس میں آپ نے ہی پاکستان کے حق میں ریڑ و میوشن پاس کیا۔ آپ کی تصانیف میں سے تفسیر خزانہ، الاعراف، الطیب البیان، رد القویۃ الایمان، المکملۃ علیا، دایۃ کاہلہ، التحقیقات، کتاب العقائد، سوانح کریم، ناداظرین، آداب الاخبار، کشف المحجوب، اسرار العذاب، افراد النور، گھمیں غریب نور مشہور کتابیں ہیں۔

۱۴ ذوالحجہ ۱۳۶۹ھ مطابق ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۹ء بروز جمعہ امجدک داخل بحق ہوئے (تفصیل کیلئے دیکھیں حیات صدرافاضل۔ تذکرہ علماء اہلسنت لاہور، تذکرہ علماء اہلسنت مطبوعہ کانپور، خلفائے اعظمین (ترجمہ) ترجمہ پاکستان کے نامور علماء، اور جامعہ نعیمیہ گجرات، ترجمان اہلسنت کراچی، فیاء حرم بحیرہ)

مولانا ابوالحسن و احمد اشرف اشرفی جیلانی زیب سجادہ کچھوچھو شریف حضرت جناب غوث الاعظم جیلانی کی اولاد سے تھے اور اعظمیت امام اہلسنت بریلویؒ کے ابتدائی ملازمہ میں سے تھے۔ آپ عارف باللہ بقیہ اعلیٰ صوفیہ

مولانا دیدار علی کو کب دیدار دکھاتے ہیں

بقیہ ماثیہ مکرشتہ

سید علی حسین اشرفی کچھ چھوٹی دمتہ اللہ علیہ کے نامور فرزند تھے۔ تاریخی نام مولانا ابوالحمود سید شاہ احمد اشرف تھا۔ ۱۲۱۹ھ بمطابق ۱۸۰۳ء میں مولانا کی پیدائش ہوئی۔ ابتدائی کتابیں کچھ چھوٹے شریف میں پڑھیں۔ مفتی لطف اللہ علی گڑھی سے درسیات کی تکمیل کی۔ خواب میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دستار بندی کرائی۔ چنانچہ اس خواب کے بعد آپ نے کسی مدرسہ سے دستارِ فضیلت حاصل کرنے سے انکار کر دیا۔

گو آپ اپنے والدِ مکرم سے بھی بیعت تھے۔ مگر آپ کے اعظمیت بریلوی قدس سرہ نے بھی اہانتِ خلافت عطا فرمائی۔ آپ کی تقریر و عزیز ہوتی اور وعظ میں تاثیر ہوتی۔ آپ والد ماجد کی حیات میں ہی مدرسہ میں داخل بحق ہوئے۔ حضرت شیخ المشائخ مولانا سید شاہ مختار محمد اشرف مدظلہ تعالیٰ آپ کے ہی فرزندِ جند ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھئے تذکرہ علماء اہل سنت مطبوعہ کانپور مقالاتِ یوم رضا ستمبر ۱۳۰۷ھ مطبوعہ لاہور۔ خلائعِ اعظمیت مولفہ محمد صادق قصوری۔

۱۲۱۹ھ میں گرامی دیدار علی۔ کنیت ابو محمد۔ والد ماجد کا نام سید نجف علی۔ پیدائش نواب پور اور ۱۲۱۹ھ میں ہوتی آباء و اجداد مشہور سے اودھ (بگرام) سے ہوتے ہوئے فرخ آباد، پھر اودھ میں قیام پذیر ہوئے۔ آپ نے قرآن پاک اپنے چچا سید شہار علی اوری سے پڑھا۔ شاہ کرامت اللہ دہلوی سے ابتدائی درسیات پڑھیں۔ مولانا از شاد حسین رام پور کے مدرسہ مجددیہ نقشبندیہ سے اصول فقہ معقولات پڑھیں۔ مولانا شاہ عنایت اللہ خان رام پور کی سے فقہ و حنفی کی تکمیل کی۔ ۱۲۹۲ھ میں مولانا احمد علی سہارنپوری سے وحدہ حدیث ختم کیا۔ ۱۲۹۳ھ میں سند حدیث حاصل کی۔ قبلہ عالم سید میر علی شاہ گولڑوی اور شاہ وصی احمد محدث سورتی آپ کے ہم سبق تھے۔

حضرت شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی سے بیعت ہوئے۔ امام العارفین شاہ آل رسول طرموٹی اور اعظمیت بریلوی سے خلافت حاصل کی۔ مدرسہ ارشاد العلوم رام پور میں مدرس مقرر ہوئے۔ ۱۲۹۵ھ میں تدریسی فرائض کے لیے بمبئی گئے۔ مگر ایک سال بعد آئندہ اگر مدرسہ قوت الاسلام کی بنیاد رکھی۔ لاہور تک مدرسہ نمایاں ایک عرصہ تک مدرس رہے۔ ۱۲۹۳ھ میں مفتی اعظم اگر مقرر ہوئے۔ مگر

بقیہ اگلے صفحہ

خاتم

مجبور احمد مختار ان کو کرتا ہے مرجا تے ہیں

بقیہ موقوفہ گزشتہ ۱۹۲۲ء میں انجمن نعمانیہ لاہور میں دوبارہ لاہور آئے۔ ۱۹۲۲ء میں وزیر خاں کی مسجد کے خلیفہ بنے اور مرکزی انجمن حزب الاحناف کی بنیاد رکھی۔ دارالعلوم کا کیا۔ آپ نے مذہب اہلسنت کی ترویج اور عقاید باطلہ کی تردید میں بڑی پاروی سے کام کیا۔ لاہور کو دہائیت، دیوبندیت اور دوسرے عقائد کے زہر سے کافی حد تک بچایا۔ ۲۲ رجب المرجب ۱۳۵۳ھ مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو رحلت فرما۔
مرتبہ دارالعلوم حزب الاحناف اندرونِ دہلی دروازہ لاہور میں ہے۔ آپ کے مد صاحبزادے مولانا ابوالحسنات خلیفہ جامع مسجد وزیر خاں اور استاذ العلماء ابوالبرکات سید احمد قادری شیخ الحدیث حزب الاحناف لاہور اپنے زمانہ میں یگانہ عمر قرار پاتے۔ اور علمی دنیا میں آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے۔ آپ کی تصانیف میں سے تفسیر میزانی الادبیان۔ رسول الکلام۔ ہدایتہ الطریق۔ دیوان دیدار علی اردو۔ دیوان دیدار علی فارسی۔ ہدایتہ القومی۔ علامات و ہامیہ۔ تحقیق المسائل۔ رحمت غفار کے علاوہ بہت سی کتابیں یادگار ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیں۔ تذکرہ علماء اہلسنت لاہور مطبوعہ لاہور
بقیہ حاشیہ موقوفہ گزشتہ ادبیاتے نقشبند لاہور۔ تذکرہ علماء اہلسنت مطبوعہ کانپور۔ ماہنامہ نقوش لاہور نمبر ۱۔ روزنامہ سعادت لاکھ پور۔ ائمہ اہلسنت نمبر ۱۹۶۹ء۔

مدبر حامی سنت مولانا مولوی احمد مختار صدیقی میرٹھی قادری برکاتی رضوی خلیفہ اعلیٰ مرتبت تھے۔ والد محترم کا اسم گرامی شاہ عبدالکیم تھا۔ ۷ محرم الحرام ۱۲۹۳ھ کو محلہ مشتائیں میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ شاہ عبدالعلیم میرٹھی اور شاہ نذیر احمد میرٹھی آپ کے چھوٹے بھائی تھے۔ پانچ برس کی عمر میں قرآن پڑھا۔ ۳۳ھ میں مدرسہ اندر کوٹ میرٹھ سے تکمیل علوم درس نظامی کی۔ ۳۲۱ھ میں مکہ معظمہ پہنچے۔ وہاں ہی مولانا شاہ عبدالحق الہ آبادی سے حدس حدیث لیا۔ ۳۲۲ھ میں مدینہ منورہ میں قیام کے دوران حضرت شیخ رضوانی سے تکمیل علم حدیث کی۔

حج سے واپسی پر میرٹھ کے قومی مدرسہ میں فارسی درس اور اسلامیہ کالج اٹاوا میں پرنسپل عربی مقرر ہوئے۔ یکم شاہ جہاں یکم کے اسلامی مدرسہ بھوپال میں صدر مدرس مقرر ہوئے۔ شہمی تحریک کے دھڑے برہان گئے۔ وہاں ایک اسلامی دارالعلوم کی بنیاد رکھی۔ مانڈے میں اعلیٰ تعلیم کا کالج قائم کیا۔ وفات پائی۔

عبد علیم کے علم کو سن کر جہل کی بہل بجھاتے یہ ہیں

بقیہ حاشیہ مؤرخہ: میں عورتوں کی تعلیم کے لیے ایک درس گاہ بنائی۔ ۱۹۰۵ء میں انزلیہ پہنچے اور اسلام رسالہ جاری کیا۔ ۱۹۲۰ء میں تحریک خلافت میں پر جوش حصہ لیا۔ خلافت کمیٹی کے ممبر بن گئے۔ ۱۹۲۲ء میں گرفتار کر لیے گئے۔

آپ نے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت سے بیعت کی۔ خلافت حاصل کی۔ اور آپ کے مقرروں میں شمار ہوئے۔ قطب العالم حاجی طارق علی شاہ دیوانی شریف کے عقیدتمندوں میں سے تھے۔ قطب الشیخ شاہ ولی حسین کچھوچھو سے سلسلہ عالیہ اشرفیہ فیضیہ طہشاہ مسعود نے سرزمین حجاز میں مشاہیر اسلام کے مزارات کو مسما کر کیا تو آپ ہندوستان کے اس وفد کے رکن کی حیثیت سے سعودی عرب گئے۔ جوشاہ مسعود کو عالم اسلام کے جذبات سے جزدار کرنے گیا تھا۔

آپ کے دو عشر ہزاروں ہندو علاقہ بگوش اسلام ہوئے۔ ۶۳ برس کی عمر میں ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۰ جولائی ۱۹۳۳ء کو دمن (پرتگیزی) میں راہی ملک بقا ہوئے۔ (استدراک تذکرہ علماء اہلسنت مطبوعہ کالج) ملکہ حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ مبلغ اسلام خلیفۃ اعلیٰ حضرت مجدد دینیۃ ماضیہ ۲۷ رمضان ۱۳۱۰ھ بمطابق ۲۳ اپریل ۱۸۹۲ء میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم والد بگوار شاہ محمد عبدالکیم سے حاصل کی۔ دارالعلوم عربیہ قومیہ میں داخلہ لیا۔ سولہ برس کی عمر میں درس نظامی کی تکمیل کی علوم جدیدہ اٹاواہ ہائی سکول اور ڈویشیل کالج میرٹھ سے حاصل کیے۔ حکیم احتشام الدین سے طب حاصل کی۔ کالج کی تعلیم کے دوران اعلیٰ حضرت کی مجالس علم سے استفادہ کرنے کے لیے بریلی جاتے۔ پھر عربیہ آپ کے ہی دامن علم و ادب کی خوشتر چٹنی کرتے رہے۔

۱۹۱۹ء میں حجاز مقدس پہنچے۔ واپس آکر اعلیٰ حضرت کی مریدی میں شامل ہوئے۔ منازل سلوک طے کیں اور خلافت حاصل کی۔ فاضل بریلوی کے علاوہ آپ نے شیخ احمد اشرف (مراکش) بیبا شیخ السنوسی سے بھی روحانی فیض حاصل کیا۔ آپ نے زندگی کا طویل حصہ تبلیغ دین میں گزارا۔ ۱۹۱۹ء سے ۱۹۵۵ء تک یورپ، افریقہ اور امریکہ کے متعدد ممالک اور دیانتوں میں جا کر اسلام کی روشنی پھیلاتے رہے۔ جہاں گئے مساجد، مکاتب، کتب خانے، ہسپتال، یتیم خانے، اور تبلیغی مراکز قائم کرتے گئے۔ آپ کی بقیہ مولا آئمہ و پر

اک اک دہلا عبد الاحد پر کتنے نکتے پھلاتے یہ ہیں

بقیہ حاشیہ صوفیہ شہید شہزادہ اور مخلصانہ کوششوں کے دنیا فرنگیت کے نامور وکلا، پروفیسر، ڈاکٹر سائنس دان مشرف باسلام ہوتے گئے۔

آپ نے ۱۹۳۲ء کو مشہور عالم فلاسفر برنارڈ شاہ سے "اسلام اور عیسائیت" پر مناظرہ کیا۔ برنارڈ شاہ کو آپ کی شخصیت نے بے حد متاثر کیا۔ اور اس نے اعتراف کیا کہ قرآن کریم کائنات ارضی کی قوموں کی راہنمائی کرتا ہے۔ آپ نے برصغیر میں تحریک پاکستان میں زبردست حصہ لیا۔ نظریہ پاکستان کو ملک سے باہر بھی عام کیا۔ انگلینڈ، مصر، افریقہ، ممالک میں جہاں جہاں کانگریس کے وسیع فزور گزرتے پاکستان کے خلاف زہر پھیلاتے۔ آپ وہاں پہنچ کر نظریہ پاکستان کی تشریح کرتے۔ جب جمعیت العلماء ہند نے نروڈ پورٹ کی حمایت کی تو آپ مولانا حسرت موہانی، میر غلام بیگ، مولانا عبد الماجد بدایونی، مولانا محمد علی جوہر، مولانا محمد ناظر الہ آبادی کے ساتھ جمعیت علماء ہند سے علیحدہ ہو گئے۔ ۱۹۴۶ء میں بنارس کی آل انڈیا سنی کانفرنس میں تحریک پاکستان کی اہمیت سے آگاہ کیا ان کی اہمیت کے پیش نظر قائد اعظم نے آپ کو عالم اسلام میں پاکستان کا ترجمان بنا کر بھیجا۔ آپ دنیا کی کئی زبانوں پر پوری دسترس رکھتے تھے اور ان زبانوں میں تقریر کرتے۔ جس ملک میں جلتے وہاں کے باشندوں کو اسلام کے محاسن بتاتے اور پھر وہاں اسلامی مراکز قائم کیے جو آج تک تبلیغ اسلام کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ برما، ملائیشیا، افریقہ، کینیا، نیروائیہ، یوگنڈا، الجیم، کانگو، مجاز، مصر، شام، فلسطین، عراق، فرانس، برطانیہ، جزائر الہند، گیانا، امریکہ، اور کینیڈا وغیرہ میں تبلیغی دورے کیے۔

۲۲ ذوالحجہ ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۲ اگست ۱۹۶۵ء کو مدینہ منورہ میں وصال فرمایا جنت البقیع میں سیدہ عائشہ صدیقہ کے قدموں میں دفن ہوئے۔ حضرت مولانا ضیاء الدین قادری مدنی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت شاہ احمد نورانی سابق ایم۔ این۔ اے۔ اور موجودہ سینیٹر پاکستانی آپ کے فرزند ابجد ہیں مندرجہ ذیل تصانیف آپ کی علمی یادگار ہیں۔ ذکر حبیب، کتاب التوفیق، احکام رمضان، بہار شباب اسلام کی ابتدائی تعلیمات، انسانی مسائل کا اسلامی حل، اسلامی اصول و رشتہ کیا ہے ابیان (عربی) مسائل نماز (انگریزی) ان کتابوں کے آپ نے مختلف زبانوں میں بہت سی کتابیں لکھیں۔

نہ مہ سلطان الزلفین مولانا الحاج عبدالاحد قادری برکاتی رضوی خلیف الرشید حضرت مولانا محمد علی

بقیہ اگلے صفحہ پر

بخش رحیم یہ رحمت جس سے
جو ہر نشی نعل پہ ہیرا
آرے کے نیچے اے یہ ہیں
کھا مرنے کو منگاتے یہ ہیں

بقیہ حاشیہ مؤکذشتہ، محنت سورتی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۴۲ء میں پلہ صحت میں پیدا ہوئے۔ مدرسہ المحدثین میں داخل ہو کر اپنے والد گرامی کے زیر تربیت درسیات کی تکمیل کی۔ ۱۹۴۳ء میں تکمیل الطب کا کالج لکھنؤ میں طب پڑھی۔ ایک عرصہ تک حکیم پور میں مطب کیا۔ مدرسہ حقیقیہ پٹنہ میں تدریس کا سلسلہ جاری کیا۔ پھر اپنے والد کے جانشین بن کر مدرسہ المحدثین میں پڑھاتے رہے۔ آپ کے وعظ میں جادہ کی تاثیر تھی۔ زور خطاب سے خوش ہو کر اعلیٰ حضرت امام اہلسنت نے آپ کو سلطان الاداعلیں کا خطاب دیا۔ آپ نے اعلیٰ حضرت سے خلافت حاصل کی ۱۳۲۲ھ میں اعلیٰ حضرت کی محبت میں حج کیا۔ آپ نے آزادی وطن کے لیے تمام ملک میں بے پناہ تقاریر کیں اور لوگوں میں جذبہ آزادی زندہ کیا۔ آپ نے اس آزادی کی تحریک میں مسلمانوں کو ہندوؤں کی فریب کاریوں سے بھی آگاہ کیا۔ ۱۳ شعبان المعظم ۱۳۵۲ھ بمطابق ۱۹۳۲ء میں لکھنؤ میں وفات پائی۔ آپ کے صاحبزادے مولانا شاہ فضل القہر مانا بیاں سلی بصیت، صاحبزادہ مولانا حکیم قادری احمد کراچی ایڈیٹر پیام علی کراچی اور صاحبزادہ مولانا فضل احمد مونی کراچی آپ کے علمی جانشین ہیں۔

۱۰۔ حضرت مولانا محمد رحیم بخش آرومی قادری برکاتی رضوی خلیفہ اعلیٰ حضرت آ رہ صحبہ بار میں پیدا ہوئے۔ علمدار امپور اور سہارنپور سے درسیات پڑھیں۔ حدیث پھولاری ٹرین بھی پڑھی۔ حضرت فاضل بریلوی کی شہرت نے آپ کو بریلی کھینچا اور آپ فرید ہو کر خلافت کے رتبہ تک پہنچے۔ اپنے وطن میں مدرسہ خفیہ میں ایک عرصہ تک درس رہے۔ ایک دارالعلوم ”فیض الغریب“ کے نام سے جاری کیا۔ آ رہ کے شیخ طریقت حضرت شاہ محمد فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ آپ کے زبردست حامی تھے۔ اعلیٰ حضرت کو آپ کی علمی مساعی پر بے حد فخر تھا۔ آپ کئی بار آ رہ تشریف لے گئے۔ اور طلباء کی دستار بندی کرائی۔ مولانا شاہ عبدالغفور علامہ محمد ابراہیم آرومی۔ مولانا ولی الرحمن پوکھرومی اور سید سلیمان ندوی آپ کے مشہور تلامذہ میں سے ہیں۔ وصال ۸ شعبان ۱۳۳۳ھ میں ہوا۔

۱۱۔ مولانا حاجی محمد نعل خان رحمۃ اللہ علیہ مدظلہ کی نزول مکملہ قادری برکاتی رضوی اعلیٰ حضرت کے خلیفہ تھے۔ آپ کے تفسیری حالات معلوم نہیں ہو سکے۔ آپ اعلیٰ حضرت کی تعانیت کی اشاعت میں بے پناہ بقیہ اعلیٰ حضرت

آل الرحمن - برہان الحق شرق پر برقی گرتے ہیں

بقیر حاشیہ صفحہ گزشتہ - مصریچے - آپ کی اپنی تصانیف - تاریخ و ہایہ، فتاویٰ و ہایہ و دیوبند
اہل علم کے ان خامی مشہور ہوئی ہیں۔ ۲۱ جولائی ۱۹۲۱ء کو وفات پائی۔

علامہ مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا قادری برکاتی نوری دامت برکاتہ العالیہ کے فرزند ارجمند
خلیفہ اعظم اور زین سجادہ دربار عالیہ بریلی شریف ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۳ء بریلی میں پیدا ہوئے
اسم گرامی آل رحمن عرف مصطفیٰ رضا ہے۔ اعلیٰ حضرت کے فرزند اصغر ہیں۔ آپ نے مولانا شاہ رحمہ اللہ کی منگھوری
سے خصوصی تعلیم حاصل کی۔ اپنی ذہانت اور قابلیت سے اساتذہ کے دل میں گھر کر لیا۔ حضرت مولانا
نظر الدین بہاری کے دلا لاقتاء میں ان کے رفیق کلا رہے۔ اور ملک سے آنے والے استفسار کے

اجابات میں معاون رہے۔ ۱۳۴۰ھ میں باقاعدہ فتاویٰ نویسی کی اجازت ملی۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت
نے آپ کی قابلیت کے پیش نظر ”ہجرات محمدی الدین جیلانی آل رحمن محمد عرف مصطفیٰ رضا“ مہر اپنے
اہتمام میں بنوا کر دی۔ سفر حج میں سید طوی مالکی شیخ الحرم المالکی اور علامہ سید محمد ابن امین علماء مکہ
سے سند حدیث حاصل کی۔ اعلیٰ حضرت مجدداتہ حاضرہ سے خلافت کے علاوہ انجی حضرت محمد شاہ

ابراہیم احمد نوری سے اجازت و خلافت حاصل کی۔ شرعہ سنی میں خاما سنگھ ہے۔ کئی تصانیف
اہل علم کے لیے شعل راہ ہیں۔ زیر نظر کتاب الاستمداد کے حواشی و تہجیلات غیب بقیہ تاریخ کشف
جلال دیوبند آپ کے ہی رشحاتِ قلم کا قیہ ہیں جو ہم شریک اشاعت کر رہے ہیں۔ آپ نے اعلیٰ حضرت کے
علمی مقاصد کو پورا کرنے کے لیے بے پناہ محنت کی۔ آپ کی تصانیف کو شائع کرانے کا اہتمام کیا۔

آپ کے مدرسہ کو جاری رکھا۔ پھر آپ کے روحانی اور علمی حلقہ کو بقرار رکھا۔ آپ کے لاکھوں
ریہ ہیں۔ اور آپ قاہری علوم کے ساتھ ساتھ تربیت و تحقیق کے حقائق کے پیش کرنے
میں ہندوستان میں مینار نور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ملفوظات اعلیٰ حضرت چار جلدیں آپ کے ترتیب
دیجے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو برصغیر کے اہل سنت کی راہنمائی کے لیے تادیر سلامت

کے۔ حضرت مولانا عبدالباقی برہان الحق جیو پوری تلمذی برکاتی رضوی خلیفہ الدیوبند مولانا عبدالستار

خلیفہ اعلیٰ حضرت ۱۳۴۰ھ میں جبل پور میں پیدا ہوئے۔ حدیثیات والو کرم سے مکمل کئے۔ ۱۳۴۰ھ
۱۳۴۰ھ ۱۳۴۱ھ ۱۳۴۲ھ ۱۳۴۳ھ ۱۳۴۴ھ ۱۳۴۵ھ ۱۳۴۶ھ ۱۳۴۷ھ ۱۳۴۸ھ ۱۳۴۹ھ ۱۳۵۰ھ ۱۳۵۱ھ ۱۳۵۲ھ ۱۳۵۳ھ ۱۳۵۴ھ ۱۳۵۵ھ ۱۳۵۶ھ ۱۳۵۷ھ ۱۳۵۸ھ ۱۳۵۹ھ ۱۳۶۰ھ ۱۳۶۱ھ ۱۳۶۲ھ ۱۳۶۳ھ ۱۳۶۴ھ ۱۳۶۵ھ ۱۳۶۶ھ ۱۳۶۷ھ ۱۳۶۸ھ ۱۳۶۹ھ ۱۳۷۰ھ ۱۳۷۱ھ ۱۳۷۲ھ ۱۳۷۳ھ ۱۳۷۴ھ ۱۳۷۵ھ ۱۳۷۶ھ ۱۳۷۷ھ ۱۳۷۸ھ ۱۳۷۹ھ ۱۳۸۰ھ ۱۳۸۱ھ ۱۳۸۲ھ ۱۳۸۳ھ ۱۳۸۴ھ ۱۳۸۵ھ ۱۳۸۶ھ ۱۳۸۷ھ ۱۳۸۸ھ ۱۳۸۹ھ ۱۳۹۰ھ ۱۳۹۱ھ ۱۳۹۲ھ ۱۳۹۳ھ ۱۳۹۴ھ ۱۳۹۵ھ ۱۳۹۶ھ ۱۳۹۷ھ ۱۳۹۸ھ ۱۳۹۹ھ ۱۴۰۰ھ ۱۴۰۱ھ ۱۴۰۲ھ ۱۴۰۳ھ ۱۴۰۴ھ ۱۴۰۵ھ ۱۴۰۶ھ ۱۴۰۷ھ ۱۴۰۸ھ ۱۴۰۹ھ ۱۴۱۰ھ ۱۴۱۱ھ ۱۴۱۲ھ ۱۴۱۳ھ ۱۴۱۴ھ ۱۴۱۵ھ ۱۴۱۶ھ ۱۴۱۷ھ ۱۴۱۸ھ ۱۴۱۹ھ ۱۴۲۰ھ ۱۴۲۱ھ ۱۴۲۲ھ ۱۴۲۳ھ ۱۴۲۴ھ ۱۴۲۵ھ ۱۴۲۶ھ ۱۴۲۷ھ ۱۴۲۸ھ ۱۴۲۹ھ ۱۴۳۰ھ ۱۴۳۱ھ ۱۴۳۲ھ ۱۴۳۳ھ ۱۴۳۴ھ ۱۴۳۵ھ ۱۴۳۶ھ ۱۴۳۷ھ ۱۴۳۸ھ ۱۴۳۹ھ ۱۴۴۰ھ ۱۴۴۱ھ ۱۴۴۲ھ ۱۴۴۳ھ ۱۴۴۴ھ ۱۴۴۵ھ ۱۴۴۶ھ ۱۴۴۷ھ ۱۴۴۸ھ ۱۴۴۹ھ ۱۴۵۰ھ ۱۴۵۱ھ ۱۴۵۲ھ ۱۴۵۳ھ ۱۴۵۴ھ ۱۴۵۵ھ ۱۴۵۶ھ ۱۴۵۷ھ ۱۴۵۸ھ ۱۴۵۹ھ ۱۴۶۰ھ ۱۴۶۱ھ ۱۴۶۲ھ ۱۴۶۳ھ ۱۴۶۴ھ ۱۴۶۵ھ ۱۴۶۶ھ ۱۴۶۷ھ ۱۴۶۸ھ ۱۴۶۹ھ ۱۴۷۰ھ ۱۴۷۱ھ ۱۴۷۲ھ ۱۴۷۳ھ ۱۴۷۴ھ ۱۴۷۵ھ ۱۴۷۶ھ ۱۴۷۷ھ ۱۴۷۸ھ ۱۴۷۹ھ ۱۴۸۰ھ ۱۴۸۱ھ ۱۴۸۲ھ ۱۴۸۳ھ ۱۴۸۴ھ ۱۴۸۵ھ ۱۴۸۶ھ ۱۴۸۷ھ ۱۴۸۸ھ ۱۴۸۹ھ ۱۴۹۰ھ ۱۴۹۱ھ ۱۴۹۲ھ ۱۴۹۳ھ ۱۴۹۴ھ ۱۴۹۵ھ ۱۴۹۶ھ ۱۴۹۷ھ ۱۴۹۸ھ ۱۴۹۹ھ ۱۵۰۰ھ ۱۵۰۱ھ ۱۵۰۲ھ ۱۵۰۳ھ ۱۵۰۴ھ ۱۵۰۵ھ ۱۵۰۶ھ ۱۵۰۷ھ ۱۵۰۸ھ ۱۵۰۹ھ ۱۵۱۰ھ ۱۵۱۱ھ ۱۵۱۲ھ ۱۵۱۳ھ ۱۵۱۴ھ ۱۵۱۵ھ ۱۵۱۶ھ ۱۵۱۷ھ ۱۵۱۸ھ ۱۵۱۹ھ ۱۵۲۰ھ ۱۵۲۱ھ ۱۵۲۲ھ ۱۵۲۳ھ ۱۵۲۴ھ ۱۵۲۵ھ ۱۵۲۶ھ ۱۵۲۷ھ ۱۵۲۸ھ ۱۵۲۹ھ ۱۵۳۰ھ ۱۵۳۱ھ ۱۵۳۲ھ ۱۵۳۳ھ ۱۵۳۴ھ ۱۵۳۵ھ ۱۵۳۶ھ ۱۵۳۷ھ ۱۵۳۸ھ ۱۵۳۹ھ ۱۵۴۰ھ ۱۵۴۱ھ ۱۵۴۲ھ ۱۵۴۳ھ ۱۵۴۴ھ ۱۵۴۵ھ ۱۵۴۶ھ ۱۵۴۷ھ ۱۵۴۸ھ ۱۵۴۹ھ ۱۵۵۰ھ ۱۵۵۱ھ ۱۵۵۲ھ ۱۵۵۳ھ ۱۵۵۴ھ ۱۵۵۵ھ ۱۵۵۶ھ ۱۵۵۷ھ ۱۵۵۸ھ ۱۵۵۹ھ ۱۵۶۰ھ ۱۵۶۱ھ ۱۵۶۲ھ ۱۵۶۳ھ ۱۵۶۴ھ ۱۵۶۵ھ ۱۵۶۶ھ ۱۵۶۷ھ ۱۵۶۸ھ ۱۵۶۹ھ ۱۵۷۰ھ ۱۵۷۱ھ ۱۵۷۲ھ ۱۵۷۳ھ ۱۵۷۴ھ ۱۵۷۵ھ ۱۵۷۶ھ ۱۵۷۷ھ ۱۵۷۸ھ ۱۵۷۹ھ ۱۵۸۰ھ ۱۵۸۱ھ ۱۵۸۲ھ ۱۵۸۳ھ ۱۵۸۴ھ ۱۵۸۵ھ ۱۵۸۶ھ ۱۵۸۷ھ ۱۵۸۸ھ ۱۵۸۹ھ ۱۵۹۰ھ ۱۵۹۱ھ ۱۵۹۲ھ ۱۵۹۳ھ ۱۵۹۴ھ ۱۵۹۵ھ ۱۵۹۶ھ ۱۵۹۷ھ ۱۵۹۸ھ ۱۵۹۹ھ ۱۶۰۰ھ ۱۶۰۱ھ ۱۶۰۲ھ ۱۶۰۳ھ ۱۶۰۴ھ ۱۶۰۵ھ ۱۶۰۶ھ ۱۶۰۷ھ ۱۶۰۸ھ ۱۶۰۹ھ ۱۶۱۰ھ ۱۶۱۱ھ ۱۶۱۲ھ ۱۶۱۳ھ ۱۶۱۴ھ ۱۶۱۵ھ ۱۶۱۶ھ ۱۶۱۷ھ ۱۶۱۸ھ ۱۶۱۹ھ ۱۶۲۰ھ ۱۶۲۱ھ ۱۶۲۲ھ ۱۶۲۳ھ ۱۶۲۴ھ ۱۶۲۵ھ ۱۶۲۶ھ ۱۶۲۷ھ ۱۶۲۸ھ ۱۶۲۹ھ ۱۶۳۰ھ ۱۶۳۱ھ ۱۶۳۲ھ ۱۶۳۳ھ ۱۶۳۴ھ ۱۶۳۵ھ ۱۶۳۶ھ ۱۶۳۷ھ ۱۶۳۸ھ ۱۶۳۹ھ ۱۶۴۰ھ ۱۶۴۱ھ ۱۶۴۲ھ ۱۶۴۳ھ ۱۶۴۴ھ ۱۶۴۵ھ ۱۶۴۶ھ ۱۶۴۷ھ ۱۶۴۸ھ ۱۶۴۹ھ ۱۶۵۰ھ ۱۶۵۱ھ ۱۶۵۲ھ ۱۶۵۳ھ ۱۶۵۴ھ ۱۶۵۵ھ ۱۶۵۶ھ ۱۶۵۷ھ ۱۶۵۸ھ ۱۶۵۹ھ ۱۶۶۰ھ ۱۶۶۱ھ ۱۶۶۲ھ ۱۶۶۳ھ ۱۶۶۴ھ ۱۶۶۵ھ ۱۶۶۶ھ ۱۶۶۷ھ ۱۶۶۸ھ ۱۶۶۹ھ ۱۶۷۰ھ ۱۶۷۱ھ ۱۶۷۲ھ ۱۶۷۳ھ ۱۶۷۴ھ ۱۶۷۵ھ ۱۶۷۶ھ ۱۶۷۷ھ ۱۶۷۸ھ ۱۶۷۹ھ ۱۶۸۰ھ ۱۶۸۱ھ ۱۶۸۲ھ ۱۶۸۳ھ ۱۶۸۴ھ ۱۶۸۵ھ ۱۶۸۶ھ ۱۶۸۷ھ ۱۶۸۸ھ ۱۶۸۹ھ ۱۶۹۰ھ ۱۶۹۱ھ ۱۶۹۲ھ ۱۶۹۳ھ ۱۶۹۴ھ ۱۶۹۵ھ ۱۶۹۶ھ ۱۶۹۷ھ ۱۶۹۸ھ ۱۶۹۹ھ ۱۷۰۰ھ ۱۷۰۱ھ ۱۷۰۲ھ ۱۷۰۳ھ ۱۷۰۴ھ ۱۷۰۵ھ ۱۷۰۶ھ ۱۷۰۷ھ ۱۷۰۸ھ ۱۷۰۹ھ ۱۷۱۰ھ ۱۷۱۱ھ ۱۷۱۲ھ ۱۷۱۳ھ ۱۷۱۴ھ ۱۷۱۵ھ ۱۷۱۶ھ ۱۷۱۷ھ ۱۷۱۸ھ ۱۷۱۹ھ ۱۷۲۰ھ ۱۷۲۱ھ ۱۷۲۲ھ ۱۷۲۳ھ ۱۷۲۴ھ ۱۷۲۵ھ ۱۷۲۶ھ ۱۷۲۷ھ ۱۷۲۸ھ ۱۷۲۹ھ ۱۷۳۰ھ ۱۷۳۱ھ ۱۷۳۲ھ ۱۷۳۳ھ ۱۷۳۴ھ ۱۷۳۵ھ ۱۷۳۶ھ ۱۷۳۷ھ ۱۷۳۸ھ ۱۷۳۹ھ ۱۷۴۰ھ ۱۷۴۱ھ ۱۷۴۲ھ ۱۷۴۳ھ ۱۷۴۴ھ ۱۷۴۵ھ ۱۷۴۶ھ ۱۷۴۷ھ ۱۷۴۸ھ ۱۷۴۹ھ ۱۷۵۰ھ ۱۷۵۱ھ ۱۷۵۲ھ ۱۷۵۳ھ ۱۷۵۴ھ ۱۷۵۵ھ ۱۷۵۶ھ ۱۷۵۷ھ ۱۷۵۸ھ ۱۷۵۹ھ ۱۷۶۰ھ ۱۷۶۱ھ ۱۷۶۲ھ ۱۷۶۳ھ ۱۷۶۴ھ ۱۷۶۵ھ ۱۷۶۶ھ ۱۷۶۷ھ ۱۷۶۸ھ ۱۷۶۹ھ ۱۷۷۰ھ ۱۷۷۱ھ ۱۷۷۲ھ ۱۷۷۳ھ ۱۷۷۴ھ ۱۷۷۵ھ ۱۷۷۶ھ ۱۷۷۷ھ ۱۷۷۸ھ ۱۷۷۹ھ ۱۷۸۰ھ ۱۷۸۱ھ ۱۷۸۲ھ ۱۷۸۳ھ ۱۷۸۴ھ ۱۷۸۵ھ ۱۷۸۶ھ ۱۷۸۷ھ ۱۷۸۸ھ ۱۷۸۹ھ ۱۷۹۰ھ ۱۷۹۱ھ ۱۷۹۲ھ ۱۷۹۳ھ ۱۷۹۴ھ ۱۷۹۵ھ ۱۷۹۶ھ ۱۷۹۷ھ ۱۷۹۸ھ ۱۷۹۹ھ ۱۸۰۰ھ ۱۸۰۱ھ ۱۸۰۲ھ ۱۸۰۳ھ ۱۸۰۴ھ ۱۸۰۵ھ ۱۸۰۶ھ ۱۸۰۷ھ ۱۸۰۸ھ ۱۸۰۹ھ ۱۸۱۰ھ ۱۸۱۱ھ ۱۸۱۲ھ ۱۸۱۳ھ ۱۸۱۴ھ ۱۸۱۵ھ ۱۸۱۶ھ ۱۸۱۷ھ ۱۸۱۸ھ ۱۸۱۹ھ ۱۸۲۰ھ ۱۸۲۱ھ ۱۸۲۲ھ ۱۸۲۳ھ ۱۸۲۴ھ ۱۸۲۵ھ ۱۸۲۶ھ ۱۸۲۷ھ ۱۸۲۸ھ ۱۸۲۹ھ ۱۸۳۰ھ ۱۸۳۱ھ ۱۸۳۲ھ ۱۸۳۳ھ ۱۸۳۴ھ ۱۸۳۵ھ ۱۸۳۶ھ ۱۸۳۷ھ ۱۸۳۸ھ ۱۸۳۹ھ ۱۸۴۰ھ ۱۸۴۱ھ ۱۸۴۲ھ ۱۸۴۳ھ ۱۸۴۴ھ ۱۸۴۵ھ ۱۸۴۶ھ ۱۸۴۷ھ ۱۸۴۸ھ ۱۸۴۹ھ ۱۸۵۰ھ ۱۸۵۱ھ ۱۸۵۲ھ ۱۸۵۳ھ ۱۸۵۴ھ ۱۸۵۵ھ ۱۸۵۶ھ ۱۸۵۷ھ ۱۸۵۸ھ ۱۸۵۹ھ ۱۸۶۰ھ ۱۸۶۱ھ ۱۸۶۲ھ ۱۸۶۳ھ ۱۸۶۴ھ ۱۸۶۵ھ ۱۸۶۶ھ ۱۸۶۷ھ ۱۸۶۸ھ ۱۸۶۹ھ ۱۸۷۰ھ ۱۸۷۱ھ ۱۸۷۲ھ ۱۸۷۳ھ ۱۸۷۴ھ ۱۸۷۵ھ ۱۸۷۶ھ ۱۸۷۷ھ ۱۸۷۸ھ ۱۸۷۹ھ ۱۸۸۰ھ ۱۸۸۱ھ ۱۸۸۲ھ ۱۸۸۳ھ ۱۸۸۴ھ ۱۸۸۵ھ ۱۸۸۶ھ ۱۸۸۷ھ ۱۸۸۸ھ ۱۸۸۹ھ ۱۸۹۰ھ ۱۸۹۱ھ ۱۸۹۲ھ ۱۸۹۳ھ ۱۸۹۴ھ ۱۸۹۵ھ ۱۸۹۶ھ ۱۸۹۷ھ ۱۸۹۸ھ ۱۸۹۹ھ ۱۹۰۰ھ ۱۹۰۱ھ ۱۹۰۲ھ ۱۹۰۳ھ ۱۹۰۴ھ ۱۹۰۵ھ ۱۹۰۶ھ ۱۹۰۷ھ ۱۹۰۸ھ ۱۹۰۹ھ ۱۹۱۰ھ ۱۹۱۱ھ ۱۹۱۲ھ ۱۹۱۳ھ ۱۹۱۴ھ ۱۹۱۵ھ ۱۹۱۶ھ ۱۹۱۷ھ ۱۹۱۸ھ ۱۹۱۹ھ ۱۹۲۰ھ ۱۹۲۱ھ ۱۹۲۲ھ ۱۹۲۳ھ ۱۹۲۴ھ ۱۹۲۵ھ ۱۹۲۶ھ ۱۹۲۷ھ ۱۹۲۸ھ ۱۹۲۹ھ ۱۹۳۰ھ ۱۹۳۱ھ ۱۹۳۲ھ ۱۹۳۳ھ ۱۹۳۴ھ ۱۹۳۵ھ ۱۹۳۶ھ ۱۹۳۷ھ ۱۹۳۸ھ ۱۹۳۹ھ ۱۹۴۰ھ ۱۹۴۱ھ ۱۹۴۲ھ ۱۹۴۳ھ ۱۹۴۴ھ ۱۹۴۵ھ ۱۹۴۶ھ ۱۹۴۷ھ ۱۹۴۸ھ ۱۹۴۹ھ ۱۹۵۰ھ ۱۹۵۱ھ ۱۹۵۲ھ ۱۹۵۳ھ ۱۹۵۴ھ ۱۹۵۵ھ ۱۹۵۶ھ ۱۹۵۷ھ ۱۹۵۸ھ ۱۹۵۹ھ ۱۹۶۰ھ ۱۹۶۱ھ ۱۹۶۲ھ ۱۹۶۳ھ ۱۹۶۴ھ ۱۹۶۵ھ ۱۹۶۶ھ ۱۹۶۷ھ ۱۹۶۸ھ ۱۹۶۹ھ ۱۹۷۰ھ ۱۹۷۱ھ ۱۹۷۲ھ ۱۹۷۳ھ ۱۹۷۴ھ ۱۹۷۵ھ ۱۹۷۶ھ ۱۹۷۷ھ ۱۹۷۸ھ ۱۹۷۹ھ ۱۹۸۰ھ ۱۹۸۱ھ ۱۹۸۲ھ ۱۹۸۳ھ ۱۹۸۴ھ ۱۹۸۵ھ ۱۹۸۶ھ ۱۹۸۷ھ ۱۹۸۸ھ ۱۹۸۹ھ ۱۹۹۰ھ ۱۹۹۱ھ ۱۹۹۲ھ ۱۹۹۳ھ ۱۹۹۴ھ ۱۹۹۵ھ ۱۹۹۶ھ ۱۹۹۷ھ ۱۹۹۸ھ ۱۹۹۹ھ ۲۰۰۰ھ ۲۰۰۱ھ ۲۰۰۲ھ ۲۰۰۳ھ ۲۰۰۴ھ ۲۰۰۵ھ ۲۰۰۶ھ ۲۰۰۷ھ ۲۰۰۸ھ ۲۰۰۹ھ ۲۰۱۰ھ ۲۰۱۱ھ ۲۰۱۲ھ ۲۰۱۳ھ ۲۰۱۴ھ ۲۰۱۵ھ ۲۰۱۶ھ ۲۰۱۷ھ ۲۰۱۸ھ ۲۰۱۹ھ ۲۰۲۰ھ ۲۰۲۱ھ ۲۰۲۲ھ ۲۰۲۳ھ ۲۰۲۴ھ ۲۰۲۵ھ ۲۰۲۶ھ ۲۰۲۷ھ ۲۰۲۸ھ ۲۰۲۹ھ ۲۰۳۰ھ ۲۰۳۱ھ ۲۰۳۲ھ ۲۰۳۳ھ ۲۰۳۴ھ ۲۰۳۵ھ ۲۰۳۶ھ ۲۰۳۷ھ ۲۰۳۸ھ ۲۰۳۹ھ ۲۰۴۰ھ ۲۰۴۱ھ ۲۰۴۲ھ ۲۰۴۳ھ ۲۰۴۴ھ ۲۰۴۵ھ ۲۰۴۶ھ ۲۰۴۷ھ ۲۰۴۸ھ ۲۰۴۹ھ ۲۰۵۰ھ ۲۰۵۱ھ ۲۰۵۲ھ ۲۰۵۳ھ ۲۰۵۴ھ ۲۰۵۵ھ ۲۰۵۶ھ ۲۰۵۷ھ ۲۰۵۸ھ ۲۰۵۹ھ ۲۰۶۰ھ ۲۰۶۱ھ ۲۰۶۲ھ ۲۰۶۳ھ ۲۰۶۴ھ ۲۰۶۵ھ ۲۰۶۶ھ ۲۰۶۷ھ ۲۰۶۸ھ ۲۰۶۹ھ ۲۰۷۰ھ ۲۰۷۱ھ ۲۰۷۲ھ ۲۰۷۳ھ ۲۰۷۴ھ ۲۰۷۵ھ ۲۰۷۶ھ ۲۰۷۷ھ ۲۰۷۸ھ ۲۰۷۹ھ ۲۰۸۰ھ ۲۰۸۱ھ ۲۰۸۲ھ ۲۰۸۳ھ ۲۰۸۴ھ ۲۰۸۵ھ ۲۰۸۶ھ ۲۰۸۷ھ ۲۰۸۸ھ ۲۰۸۹ھ ۲۰۹۰ھ ۲۰۹۱ھ ۲۰۹۲ھ ۲۰۹۳ھ ۲۰۹۴ھ ۲۰۹۵ھ ۲۰۹۶ھ ۲۰۹۷ھ ۲۰۹۸ھ ۲۰۹۹ھ ۲۱۰۰ھ ۲۱۰۱ھ ۲۱۰۲ھ ۲۱۰۳ھ ۲۱۰۴ھ ۲۱۰۵ھ ۲۱۰۶ھ ۲۱۰۷ھ ۲۱۰۸ھ ۲۱۰۹ھ ۲۱۱۰ھ ۲۱۱۱ھ ۲۱۱۲ھ ۲۱۱۳ھ ۲۱۱۴ھ ۲۱۱۵ھ ۲۱۱۶ھ ۲۱۱۷ھ ۲۱۱۸ھ ۲۱۱۹ھ ۲۱۲۰ھ ۲۱۲۱ھ ۲۱۲۲ھ ۲۱۲۳ھ ۲۱۲۴ھ ۲۱۲۵ھ ۲۱۲۶ھ ۲۱۲۷ھ ۲۱۲۸ھ ۲۱۲۹ھ ۲۱۳۰ھ ۲۱۳۱ھ ۲۱۳۲ھ ۲۱۳۳ھ ۲۱۳۴ھ ۲۱۳۵ھ ۲۱۳۶ھ ۲۱۳۷ھ ۲۱۳۸ھ ۲۱۳۹ھ ۲۱۴۰ھ ۲۱۴۱ھ ۲۱۴۲ھ ۲۱۴۳ھ ۲۱۴۴ھ ۲۱۴۵ھ ۲۱۴۶ھ ۲۱۴۷ھ ۲۱۴۸ھ ۲۱۴۹ھ ۲۱۵۰ھ ۲۱۵۱ھ ۲۱۵۲ھ ۲۱۵۳ھ ۲۱۵۴ھ ۲۱۵۵ھ ۲۱۵۶ھ ۲۱۵۷ھ ۲۱۵۸ھ ۲۱۵۹ھ ۲۱۶۰ھ ۲۱۶۱ھ ۲۱۶۲ھ ۲۱۶۳ھ ۲۱۶۴ھ ۲۱۶۵ھ ۲۱۶۶ھ ۲۱۶۷ھ ۲۱۶۸ھ ۲۱۶۹ھ ۲۱۷۰ھ ۲۱۷۱ھ ۲۱۷۲ھ ۲۱۷۳ھ ۲۱۷۴ھ ۲۱۷۵ھ ۲۱۷۶ھ ۲۱۷۷ھ ۲۱۷۸ھ ۲۱۷۹ھ ۲۱۸۰ھ ۲۱۸۱ھ ۲۱۸۲ھ ۲۱۸۳ھ ۲۱۸۴ھ ۲۱۸۵ھ ۲۱۸۶ھ ۲۱۸۷ھ ۲۱۸۸ھ ۲۱۸۹ھ ۲۱۹۰ھ ۲۱۹۱ھ ۲۱۹۲ھ ۲۱۹۳ھ ۲۱۹۴ھ ۲۱۹۵ھ ۲۱۹۶ھ ۲۱۹۷ھ ۲۱۹۸ھ ۲۱۹۹ھ ۲۲۰۰ھ ۲۲۰۱ھ ۲۲۰۲ھ ۲۲۰۳ھ ۲۲۰۴ھ ۲۲۰۵ھ ۲۲۰۶ھ ۲۲۰۷ھ ۲۲۰۸ھ ۲۲۰۹ھ ۲۲۱۰ھ ۲۲۱۱ھ ۲۲۱۲ھ ۲۲۱۳ھ ۲۲۱۴ھ ۲۲۱۵ھ ۲۲۱۶ھ ۲۲۱۷ھ ۲۲۱۸ھ ۲۲۱۹ھ ۲۲۲۰ھ ۲۲۲۱ھ ۲۲۲۲ھ ۲۲۲۳ھ ۲۲۲۴ھ ۲۲۲۵ھ ۲۲۲۶ھ ۲۲۲۷ھ ۲۲۲۸ھ ۲۲۲۹ھ ۲۲۳۰ھ ۲۲۳۱ھ ۲۲۳۲ھ ۲۲۳۳ھ ۲۲۳۴ھ ۲۲۳۵ھ ۲۲۳۶ھ ۲۲۳۷ھ ۲۲۳۸ھ ۲۲۳۹ھ ۲۲۴۰ھ ۲۲۴۱ھ ۲۲۴۲ھ ۲۲۴۳ھ ۲۲۴۴ھ ۲۲۴۵ھ ۲۲۴۶ھ ۲۲۴۷ھ ۲۲۴۸ھ ۲۲۴۹ھ ۲۲۵۰ھ ۲۲۵۱ھ ۲۲۵۲ھ ۲۲۵۳ھ ۲۲۵۴ھ ۲۲۵۵ھ ۲۲۵۶ھ ۲۲۵۷ھ ۲۲۵۸ھ ۲۲۵۹ھ ۲۲۶۰ھ ۲۲۶۱ھ ۲۲۶۲ھ ۲۲۶۳ھ ۲۲۶۴ھ ۲۲۶۵ھ ۲۲۶۶ھ ۲۲۶۷ھ ۲۲۶۸ھ ۲۲۶۹ھ ۲۲۷۰ھ ۲۲۷۱ھ ۲۲۷۲ھ ۲۲۷۳ھ ۲۲۷۴ھ ۲۲۷۵ھ ۲۲۷۶ھ ۲۲۷۷ھ ۲۲۷۸ھ ۲۲۷۹ھ ۲۲۸۰ھ ۲۲۸۱ھ ۲۲۸۲ھ ۲۲۸۳ھ ۲۲۸۴ھ ۲۲۸۵ھ ۲۲۸۶ھ ۲۲۸۷ھ ۲۲۸۸ھ ۲۲۸۹ھ ۲۲۹۰ھ ۲۲۹۱ھ ۲۲۹۲ھ ۲۲۹۳ھ ۲۲۹۴ھ ۲۲۹۵ھ ۲۲۹۶ھ ۲۲۹۷ھ ۲۲۹۸ھ ۲۲۹۹ھ ۲۳۰۰ھ ۲۳۰۱ھ ۲۳۰۲ھ ۲۳۰۳ھ ۲۳۰۴ھ ۲۳۰۵ھ ۲۳۰۶ھ ۲۳۰۷ھ ۲۳۰۸ھ ۲۳۰۹ھ ۲۳۱۰ھ ۲۳۱۱ھ ۲۳۱۲ھ ۲۳۱۳ھ ۲۳۱۴ھ ۲۳۱۵ھ ۲۳۱۶ھ ۲۳۱۷ھ ۲۳۱۸ھ ۲۳۱۹ھ ۲۳۲۰ھ ۲۳۲۱ھ ۲۳۲۲ھ ۲۳۲۳ھ ۲۳۲۴ھ ۲۳۲۵ھ ۲۳۲۶ھ ۲۳۲۷ھ ۲۳۲۸ھ ۲۳۲۹ھ ۲۳۳۰ھ ۲۳۳۱ھ ۲۳۳۲ھ ۲۳۳۳ھ ۲۳۳۴ھ ۲۳۳۵ھ ۲۳۳۶ھ ۲۳۳۷ھ ۲۳۳۸ھ ۲۳۳۹ھ ۲۳۴۰ھ ۲۳۴۱ھ ۲۳۴۲ھ ۲۳۴۳ھ ۲۳۴۴ھ ۲۳۴۵ھ ۲۳۴۶ھ ۲۳۴۷ھ ۲۳۴۸ھ ۲۳۴۹ھ ۲۳۵۰ھ ۲۳۵۱ھ ۲۳۵۲ھ ۲۳۵۳ھ ۲۳۵۴ھ ۲۳۵۵ھ ۲۳۵۶ھ ۲۳۵۷ھ ۲۳۵۸ھ ۲۳۵۹ھ ۲۳۶۰ھ ۲۳۶۱ھ ۲۳۶۲ھ ۲۳۶۳ھ ۲۳۶۴ھ ۲۳۶۵ھ ۲۳۶۶ھ ۲۳۶۷ھ ۲۳۶۸ھ ۲۳۶۹ھ ۲۳۷۰ھ ۲۳۷۱ھ ۲۳۷۲ھ ۲۳۷۳ھ ۲۳۷۴ھ ۲۳۷۵ھ ۲۳۷۶ھ ۲۳۷۷ھ ۲۳۷۸ھ ۲۳۷۹ھ ۲۳۸۰ھ ۲۳۸۱ھ ۲۳۸۲ھ ۲۳۸۳ھ ۲۳۸۴ھ ۲۳۸۵ھ ۲۳۸۶ھ ۲۳۸۷ھ ۲۳۸۸ھ ۲۳۸۹ھ ۲۳۹۰ھ ۲۳۹۱ھ ۲۳۹۲ھ ۲۳۹۳ھ ۲۳۹۴ھ ۲۳۹۵ھ ۲۳۹۶ھ ۲۳۹۷ھ ۲۳۹۸ھ ۲۳۹۹ھ ۲۴۰۰ھ ۲۴۰۱ھ ۲۴۰۲ھ ۲۴۰۳ھ ۲۴۰۴ھ ۲۴۰۵ھ ۲۴۰۶ھ ۲۴۰۷ھ ۲۴۰۸ھ ۲۴۰۹ھ ۲۴۱۰ھ ۲۴۱۱ھ ۲۴۱۲ھ ۲۴۱۳ھ ۲۴۱۴ھ ۲۴۱۵ھ ۲۴۱۶ھ ۲۴۱۷ھ ۲۴۱۸ھ ۲۴۱۹ھ ۲۴۲۰ھ ۲۴۲۱ھ ۲۴۲۲ھ ۲۴۲۳ھ ۲۴۲۴ھ ۲۴۲۵ھ ۲۴۲۶ھ ۲۴۲۷ھ ۲۴۲۸ھ ۲۴۲۹ھ ۲۴۳۰ھ ۲۴۳۱ھ ۲۴۳۲ھ ۲۴۳۳ھ ۲۴۳۴ھ ۲۴۳۵ھ ۲۴۳۶ھ ۲۴۳۷ھ ۲۴۳۸ھ ۲۴۳۹ھ ۲۴۴۰ھ ۲۴۴۱ھ ۲۴۴۲ھ ۲۴۴۳ھ ۲۴۴۴ھ ۲۴۴۵ھ ۲۴۴۶ھ ۲۴۴۷ھ ۲۴۴۸ھ ۲۴۴۹ھ ۲۴۵۰ھ ۲۴۵۱ھ ۲۴۵۲ھ ۲۴۵۳ھ ۲۴۵۴ھ ۲۴۵۵ھ ۲۴۵۶ھ ۲۴۵۷ھ ۲۴۵۸ھ ۲۴۵

تازہ ضرب شفیع احمد سے کس نہ بخار اٹھاتے یہ ہیں
وے حنین وہ تقیع ان کو جس سے برت کھینکے یہ ہیں
نجد یہ میں پھل رہے ان کی جیسے ہل ان پہ چلاتے یہ ہیں
کم کو فزوں فزوں کو فزوں تر کر دے ترا ہی کھاتے یہ ہیں
اپنوں میں ان کے مثل فزوں کر تیزا ذکر بڑھاتے یہ ہیں

بیتہ حاشیہ سفر گذشتہ میں بریلی کے عظیم الشان سالانہ جلسہ میں دستار فضیلت حاصل کی۔ اور خلافت
علی۔ اعظمی نے آپ کو ہرمان الحق کا خطاب عطا فرمایا۔ مدحیدر پرورش میں آپ روحانی فیضان
کے مرکز تھے۔ بڑے متقی۔ عالم۔ اور مستعد سنی راہنما ہیں۔ اجلال البقیین بتقدیس سید المرسلین
آپ کی تعریف ہے۔

۱۔ مولانا مولوی محمد شفیع احمد جیلپوری قادری برکاتی اعظمی کے خلیفہ اور امین الفتویٰ دارالافتاء
تھے۔ والد گرامی کا اسم فضل احمد تھا۔ آپ فاتحہ رومی سکندریہ حنفیہ خاں کی فوج کے سپہ سالار
عبدالرشید خاں کی اولاد سے ہیں۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ پبلی سمیت کے دارالعلوم مدرسہ
المدینہ میں حدیث پڑھی۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت پبلی سمیت تشریف لائے تو نگاہ انتخاب آپ کو بریلی میں
ساتھ ہی لے گئی۔ اور قادیانی نویسی اور کتب خانہ کی نگرانی پر مقرر کیا۔ آپ کے استاد حضرت محدث سورتی نے
اپنی صاحبزادی عظیم النساء آپ کے نکاح میں دی۔ اعظمی نے جن شاگردوں اور مریدوں کو بے پناہ اعتماد
میں لیا وہ مولانا شفیع احمد تھے۔ آپ کو امین الفتویٰ کا خطاب دیا۔ ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۲۸ھ بمطابق
۱۹۱۲ء کو رطبت طرابلس۔ حجاز قریہ جیلپور میں زیارت گاہ غام و خواص ہے۔ آپ کی وفات پر اعظمی نے
پر زور قطع تاریخ نکر کر آپ کی قابلیت کو سراہا۔ فقیرہ دیوان اور مجبور قادیانی آپ کی علمی یادگار ہیں۔

۲۔ حضرت مولانا مولوی حنین رضا خاں بریلوی قادری برکاتی قادری حمید خلیفہ اعظمی بریلوی
اور تعلق الرشید مولانا حسن رضا خاں قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ ہیں مدرسہ اشعار العلوم رامپور میں کتب
ہر سہ کی تکمیل کی۔ آپ بہت سی کتابوں کے مصنف تھے۔ علیہ اعظمی۔ وصایا شریعہ۔ اسباب زوال
امت کے علاوہ آپ نے اعظمی بریلوی کی بہت سی کتابوں کو اپنے اہتمام میں شائع کرایا۔ بریلی میں
بقیہ اعلیٰ صلوہ

منجانب

دل میں ہر اس نہ لانے دینا دل میں انی چمکاتے یہ ہیں
 ان پہ کرم رکھ سر پہ قدم رکھ تیرے ہی کہلاتے یہ ہیں
 تیرے گدا ہیں تجھ پہ فدا ہیں تیرا ہی کہلاتے گاتے یہ ہیں
 صلی اللہ علیک وسلم
 بارک شرف مجد کرم

بقیہ حاشیہ مطبوعہ گذشتہ :- مئی پریس آپ نے ہی قائم کیا تھا۔ اور اہلسنت کا طریقہ پر شائع کرنے میں بڑی خدمات سرانجام دیں قیام پاکستان کے بعد آپ پاکستان میں تشریف لے آئے۔

اعتماد

اساتے اجاب تلہم اللہ تعالیٰ میں چھٹے چھٹے ناموں پر اعتبار کیا گیا ہے۔ اس کی ایک وجہ تو نظم کا تنگ دامن ہے۔ دوسرے تقاضائے محبت میں کچھ یوں ہی زیادہ پیارا معلوم ہوا۔ تیسرے یہ سرکارِ عرشِ مبارک میں عرض ہے۔ سرکارِ دونوں سکے حضور غلاموں کے نام بڑھا کر نہیں لیے جاتے۔ یہاں تک کہ حضرت سیدنا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے جو مسائل بواسطہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے۔ جسے جامع صغیر وغیرہ میں وہاں امام ابو یوسف کا نام لیا۔ محمد بن یعقوب عن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ کثرت کر تعظیم تھی۔ نام امام کے آگے نہ ذکر کی۔ چنانچہ نام اجاب میں رعایت ترتیب میں یہ بھی مانع ہوا کہ اپنے عربی عقاید میں اگرچہ تین سوا شمار تک ہوں التزام ہے کہ قافیہ اصلاً مکرر نہ آئے۔ اردو میں اتنی وسعت کہاں۔ اس قصبے میں ۳۲ قافیے تو اصلاً مکرر نہ ہوئے۔ باقی میں یہ التزام ہے کہ کوئی قافیہ تو شعر سے پہلے مکرر نہ ہو سکے۔ تو اس کے لحاظ سے اشعار میں فسل ہند کیا۔ پھر اصل بات یہ ہے کہ جس سرکار کی یہ مدح اور اس کے دشمنوں پر قدح ہے اس میں یہ جزئیات ملحوظ احباب بھی نہ ہوں گے۔ کہ اصل مقصود بحمدہ تعالیٰ ہمارا ان کا لین ایمان ہے۔
 واللہ الحمد و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولینا محمد و آلہ و اصحابہ و حزبہ اجمعین۔
 آمین!

تمت بالخیر